

بد نظری سے کیسے بچیں؟

از افادات:

مخدوم گرامی سراج الملت حضرت اقدس مولانا شاہ سید بلال حسین صاحب تھانوی دامت برکاتہم
 وعلیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوتی (علیہ حضرت حکیم الامت)
 ماجزادہ سراج الامت حضرت مولانا شاہ میر مامون صاحب تھانوی (علیہ حضرت حکیم الامت)

حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ہے کہ جیسے گھوڑے کو کتنا ہی مہذب اور سدھا لیا جائے مگر پھر بھی اس کا کوئی یقین نہیں کہ خدا جانے کب شرارت پر اتر آئے۔ یہی حال نفس کا بھی ہے کہ خواہ کتنے ہی مجاہدے کر کے اس کو سدھا لیا گیا ہو مگر پھر بھی ایک منٹ اور سیکنڈ کے لئے بھی اس دشمن نفس سے غافل نہیں رہنا چاہئے، اور یہ نفس سب سے زیادہ حملہ دین و ایمان پر بدنگاہی کے راستے سے کرتا ہے۔ (ملفوظات سراج الملت ص ۲۲۳)

بدنگاہی بہت بڑا اور بمرامض ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ دمشق کی جامع مسجد میں ایک نوجوان تیس سال تک اذان دیتا رہا لیکن ایک عیسائی لڑکی کے عشق میں آ گیا، اس سے اپنا مدعی ظاہر کیا تو اس نے کہا عیسائی ہو جاؤ تو آپ کی بات مان سکتی ہوں نہیں تو نہیں، چنانچہ وہ عیسائی ہو گیا۔ (ملفوظات سراج الملت ص ۲۶۶)

تو معلوم ہوا کہ تمام فواحش کا اصل منبع آنکھ ہے۔ چوری بھی اسی کے ذریعہ ہوتی ہے، زنا بھی، قتل وغیرہ بھی ان آنکھوں ہی کی بدولت ہوتا ہے۔ اسی لئے حکم ہے کہ آنکھوں پر پابندی رکھو اس لئے کہ یہ نظر ہی زنا کی پہلی سیڑھی ہے، اسی سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف نے پہلے اسی بد نظری کے سوراخ کو بند کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اگر انسان نگاہ نیچی رکھنے کی عادت ڈالے اور اپنے اختیار اور ارادہ سے ناجائز امور کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھے تو ان شاء اللہ بہت جلد تزکیہ نفس اور اصلاح ہو سکتی ہے۔

بدنگاہی کے نقصانات اس قدر ہیں کہ بسا اوقات ان سے دنیا اور دین دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔ آج کل اس مرض روحانی میں مبتلا ہونے کے اسباب بہت زیادہ پھیلنے جا رہے ہیں جیسے بے پردہ عورتیں، آمدلٹ کے، انٹرنیٹ، کیبل، T.V، کمپیوٹر اور موبائل میں فیس بک، یوٹیوب پر گندی فلمیں، مستورات اور امارد کے اسلامی ویڈیوز اور تصاویر وغیرہ۔ جب بھی نفس ان خرافات کو دیکھنے کا تقاضا کرے تو حسب ذیل امور کا اہتمام کرنے سے نظر کی حفاظت بسہولت ہو سکے گی۔

میرے حضرت اقدس سیدی و مولائی حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ نے بدنگاہی سے بچنے کے لئے چند مفید اصول بیان فرمائے جن کو عام فائدہ کے لئے میں بھی عرض کرتا ہوں۔

- ★ جس وقت مستورات کا گزر ہو تو نگاہ نیچی رکھنی چاہئے خواہ نفس کا کتنا ہی شدید تقاضہ ہو اور یہ بدون ہمت ناممکن ہے۔
- ★ اگر نگاہ اٹھ کر کسی پر پڑ جائے تو فوراً نظر کو روک لینا چاہئے خواہ دم نکل جانے کا اندیشہ ہو۔
- ★ یہ سوچنا کہ بدنگاہی کرنے والے کو دنیا میں ذلت و رسوائی کا اندیشہ ہے جس کی وجہ سے طاعت و عبادت کا تمام نور سلب اور ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آخرت کی تباہی یقینی ہے۔

- ★ جب بدنگاہی کا مرتکب ہو جائے تو کم از کم چار رکعت کے پڑھنے کا اہتمام اور کچھ نہ کچھ حسب حیثیت خیرات ضرور کرے اور بکثرت استغفار بھی کرتا رہے۔
- ★ یہ سوچنا کہ بدنگاہی کے مرض اور اس کی ظلمت سے دل کا ستیا ناس ہو جاتا ہے اور بدنگاہی کی یہ ظلمت بہت دیر میں ختم ہوتی ہے حتیٰ کہ جب تک بار بار نگاہ کی حفاظت نہ کی جائے اور تقاضہ کا مقابلہ نہ کیا جائے تو اس وقت تک قلب صاف نہیں ہوتا۔

- ★ یہ سوچنا کہ بدنگاہی سے میلان اور میلان سے محبت اور محبت سے عشق پیدا ہو جاتا ہے اور ناجائز عشق سے دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو جاتی ہیں۔
- ★ بدنگاہی کے انجام پر غور و فکر کرنا کہ اس موذی بیماری کے لگنے سے ذکر و اذکار، طاعت و اطاعت سے آہستہ آہستہ رغبت کم ہوتی چلی جاتی ہے حتیٰ کہ انجام اور نوبت ترک تک پہنچ جاتی ہے اور انجام کارویہ ہے کہ پھر اعمال صالحہ سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اللہم احفظنا منہ۔ حضرت حکیم الامت جو کہ میرے دادا پیر ہوتے ہیں فرماتے ہیں کہ جب انسان کو خدا کے راستے میں تکلیف ہوتی ہے تو روح میں نور پیدا ہوتا چلا جاتا ہے، اسی طرح بدنگاہی کے تقاضہ کو روکنے میں چونکہ تکلیف ہوتی ہے تو روح میں نور پیدا ہوتا چلا جاتا ہے، مگر نفس کو مہارڈالنے کے لئے صحبت شیخ اور اس کی تجویز کردہ ہدایات پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ (ملفوظات سراج الملت ص ۲۲۳)

ہمارے حضرت والا شاہ ابرار الحق صاحب فرمایا کرتے ہیں خواہ جان نکل جائے تب بھی اُف نہ کرے اور علیحدگی اختیار کرنے پر اس کی یاد اور خیال آوے تو حضرت تھانوی نے اس کا علاج یہ فرمایا ہے کہ اپنے اختیار سے اس کا خیال نہ لاوے، اگر بلا قصد کے آتا ہے تو آنے دو اس کی فکر نہ کرے اس لئے کہ اس سے ذرہ برابر بھی نقصان نہیں، مگر بس شرط یہی ہے کہ قصد اُس کے خیال کا بقائے نہ کرے بلکہ اس کشمکش میں ہی اجر بڑھتا ہے، اور اگر اس کے خیال کو دفع ہی کرنا چاہتا ہے تو تصور کرے کسی ایسے اندھے چوندھے بینے کا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی ہوں، ناک بچی ہوئی، ہونٹ موٹے اور بڑے بڑے جس کی رال تھوک بہ رہی ہو اور تووند بڑھی ہوئی (موٹی) باہر کو نکل رہی ہو اور ناک سے رینٹ نکل کر بہ رہی ہو، ان شاء اللہ تعالیٰ اس تصور سے وہ خیال جاتا رہے گا۔ اگر خدا نخواستہ نہ بھی گیا تو کمی ضرور ہو جاوے گی۔ (ملفوظات سراج الملت ص ۲۶۶)

- تنبیہ (۱): ہر گناہ چھوڑنے کیلئے علاج بجز ہمت کے اور کچھ نہیں ہے۔ ٹھان لے کہ جان دے دوں گا مگر لاکھ تقاضا ہو یہ گناہ نہیں کروں گا اور اگر کوئی آپ کو قتل کرنے آئے تو جس ہمت سے آپ اس کا مقابلہ کرو گے اتنی ہمت سے اس تقاضے کا مقابلہ کریں تب بچ سکیں گے۔ جان سے زیادہ ایمان بچانا ضروری ہے۔
- تنبیہ (۲): بد نظری کے تقاضوں سے نہ گھبرائیں۔ بس ان تقاضوں پر عمل نہ کریں جو جتنا زیادہ قوی اُشہوت ہوتا ہے مجاہدہ کی وجہ سے اتنا ہی قوی اُلٹنبت ہوتا ہے۔